



## سوال

(399) کیا گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اشیائے مرہونہ سے مرہن کو کسی صورت میں فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اشیائے مرہونہ سے مرہن کو کچھ بھی فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ اشیائے مرہونہ سے مرہن جو کچھ فائدہ اٹھائے، وہ سب داخل رہا ہے جو قطعاً حرام ہے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ... سورة البقرة ۲۷۵

”اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا“

”و عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَبْدَى لَهُ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّائِيَةِ فَلَا يَرْجِعْتُمَا وَلَا يَتَقَبَّلُهُ إِلَّا أَنْ يَتَخَوَّنَ جَرِي يَنْتَه وَيَنْتَه قَبْلَ

ذَلِكَ)) [1] (رواه ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان)

”انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص جب کسی کو قرض دے، پھر وہ (مقروض) اسے کوئی تحفہ دے یا سواری کے لیے جانور پیش کرے تو (قرض خواہ کو چاہیے کہ) وہ اس پر سواری نہ کرے اور نہ وہ (تحفہ) قبول کرے، سوائے اس کے کہ ان دونوں میں پہلے سے (تخائف کا) یہ سلسلہ جاری ہو“

”و عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: { إِذَا أَقْرَضَ فَلَا يَأْخُذْ بِدِيَتِهِ } [2] (رواه البخاری فی تاریخہ هكذا فی المنتقى)

”انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص جب کسی شخص کو قرض دے تو وہ (قرض خواہ) اس (مقروض) سے تحفہ نہ لے

”عن ابی بردہ بن ابی موسیٰ، قال ”قدمت المدینة فلقیت عبد اللہ بن سلام فقال لی: إنک بارض الربا فیہا فاش فاذا کان لک علی رجل حق فأبدی إلیک حمل تبن او حمل شعیر او حمل قت

فلانناخذہ فانہ ربا“ [3] (رواه البخاری مشکوٰۃ ص: 238)



”ابو بردہ بن ابی موسیٰ بیان کرتے ہیں، میں مینے گیا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا: تم ایسے ملک میں رہتے ہو، جہاں سود عام ہے، جب تمہارا کسی پر کوئی حق ہو اور وہ گھاس کا ایک گٹھا یا جو یا جنگلی ہرے چارے کا ایک گٹھا بطور ہدیہ بھیجے تو اسے نہ لو، کیوں کہ وہ سود ہے“

بلاشبک مرتن کو شے مرہونہ سے فائدہ اٹھانا ناجائز اور سود میں داخل ہے، لیکن سواری یا دودھ والا جانور اگر مرہون ہو تو اس شرط کے ساتھ کہ اس کا نفقہ مرتن کے ذمہ ہوئے تو مرتن کو فائدہ اٹھانا جائز ہے، جیسا کہ حدیث مذکورہ بجاوہ صاف دلالت کرتی ہے۔ اس پر مکان مرہون کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کہ جانور کی زندگی کا دار و مدار کھلانے پلانے پر ہے، اگر یہ بات نہ ہوگی تو وہ ضائع ہو جائے گا، مکان کی یہ کیفیت نہیں۔ کمالاً متخفی واللہ اعلم۔

[1] - سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2432) اس کی سند متعدد علل کی بنا پر ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: السلسلۃ الضعیفۃ رقم الحدیث (1162)

[2] - مفتی الانبار (2790) مشکوٰۃ المصابیح (140/2) تاریخ کبیر میں یہ حدیث نہیں مل سکی اور نہ اس کی سند ہی معلوم ہو سکی ہے۔ یہ گذشتہ حدیث ہی کا اختصار معلوم ہوتا ہے۔

[3] - صحیح البخاری رقم الحدیث (3603)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 615

محدث فتویٰ